

آؤ ساتھ مل کر پڑھیں



پینسلوانیا کی ۱۴ سالہ میلینا لوری نے
تامل ناڈو کے ایک یتیم خانے میں ایک
لائبریری قائم کرنے میں مدد کی۔

وید ہی ایر

وہ

ایک نو عمر امریکی ہے جو یورفورڈ، پینسلوانیا میں رہتی ہے۔
براعظموں کے فاصلے پر واقع تامل ناڈو کے ایک چھوٹے
سے گاؤں گاندھاروا کوئی میں اس کے نام سے گذشتہ جون میں ایک
لائبریری قائم ہوئی۔ یتیم اور معذور بچوں کے لیے لیڈی لن جو اپنے نفل
ہوم میں میلینا لوری لائبریری مختلف دنیاؤں کو جوڑنے کے لیے اس
نوعمر کی کوششوں کو ایک خراج ہے۔

لوری نے چھ مہینوں کے دوران کم سے کم ۵۰ ہزار کتابیں اکٹھا کیں
جن کی قیمت ۲۵ لاکھ ڈالر کے قریب ہوگی۔ لوری گلوبل لٹریچر پروجیکٹ
انکارپوریٹڈ کی ایک رضا کار ہے۔ یہ نیوجرسی میں بلا نفع کام کرنے والا
ادارہ ہے جو عالم گیر تعلیم کے لیے وقف ہے۔

ان کتابوں میں سے تقریباً پانچ ہزار لیڈی لن جو اپنے نفل ہوم کو دی
گئیں اور بقیہ کتابیں ضلع پوڈوکونائی کے دیگر دس گاؤں کے اسکولوں
کے لیے مختص ہیں۔ گندھاروا کوئی بھی اسی ضلع میں واقع ہے۔
کتابیں لے کر گشت کرنے والی ایک گاڑی کا بھی منصوبہ ہے تاکہ وسیع
تر علاقے تک رسائی ممکن ہو اور اطراف کے علاقوں میں بچوں کو بھی
ٹرینگ دی جائے گی تاکہ وہ بچوں کو انگریزی پڑھا سکیں۔

دسویں جماعت کی طالبہ لوری کہتی ہیں کہ ”میرے نام سے
لائبریری کا قیام میری عزت افزائی ہے اور مجھے اتنے اچھے بچوں کی
مدد کرنے اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلانے سے بڑی مسرت
ہے۔“

میلینا لوری لائبریری میں عطیہ کی گئی کتابیں قلم اور انگریزی
زبانوں میں ہیں، اس میں قلم انگریزی ڈکشنری بھی شامل ہے۔ یتیم
خانے کی لائبریری ’ینا سیلو کی کہتی ہیں کہ ”بچے بلاشبہ کتابیں لاسکتے
ہیں لیکن میں بھی انہیں پڑھتی ہوں اور میں پھر وہی کہانیاں انہیں خود
سے پڑھنے کے لئے کہتی ہوں۔ اس طریقہ سے وہ بچے جن کی

انگریزی کمزور ہے انہیں بھی فائدہ ہو رہا ہے۔ بچوں میں اخلاقی
کہانیاں مختلف سرزمینوں اور ثقافتوں کی کہانیاں اور تصویری کتابیں
خاص طور سے مقبول ہیں۔“

لوری کو اپنی ماں سے گلوبل لٹریچر پروجیکٹ کے بارے میں علم
ہوا۔ وہ کہتی ہیں کہ ”لیڈی لن میری ماں کی گہری دوست ہیں، انھوں
نے میری ماں کو بتایا کہ چونکہ میں عوامی خدمت کا کوئی پروجیکٹ شروع
کرنا چاہتی ہوں اس لیے مجھے اس یتیم خانے میں ایک لائبریری قائم
کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس طرح اس کی ابتدا ہوئی۔“

ایک امریکی لیڈی لن فار سٹریڈی روتھ چائلڈ اور ان کے شوہر نے
ایراٹڈ فاؤنڈیشن کی معرفت لیڈی لن جو اپنے نفل ہوم فار چائلڈرن کے
لیے اور اطراف کے گاؤں میں بیڑ لگانے اور بچوں کو پڑھانے میں
مدد کے لیے سرمایہ فراہم کیا ہے۔

گلوبل لٹریچر پروجیکٹ نے لوری کی کوششوں کے اعتراف کے طور
پر ان کے نام سے لائبریری قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ گلوبل لٹریچر
پروجیکٹ کی بانی ٹریش اور نائب صدر کویتا رام سامی کہتی ہیں کہ ”۱۳ سالہ
نوعمر میلینا نے خشک سالی زدہ خطے میں تعلیم اور مواقع کی جوت چگائی
ہے۔“ وہ اس پروجیکٹ میں ہندوستان سے متعلق امور کی انچارج ہیں۔

یتیم خانہ اور لائبریری کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کرنے والے
ادارے آئی آر ڈی سی کے ڈائریکٹر ایس پیٹ چیراج کا کہنا ہے کہ ”میں
یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جب سے لائبریری کھلی ہے ہم نے ایک
ثابت تبدیلی دیکھی ہے۔ بچے نہ صرف لطف اٹھا رہے ہیں بلکہ وہ اس
سے اپنے لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیتوں میں بھی اضافہ کر رہے ہیں۔“

یتیم خانہ میں رہنے والے ۱۳ سالہ بچے کرشنا کمار کا کہنا ہے کہ
”جب سے لائبریری کھلی ہے میں نے دس سے پندرہ کتابیں پڑھی
ہیں۔ میں نے ایک کہانی پڑھی جس میں ایک لڑکا ہے جو بہت اچھے

نمبر لاتا ہے لیکن وہ بہت ہی مغرور ہے۔ تبھی اس کے ایک ہم جماعت
نے اس سے زیادہ نمبر حاصل کیے جس سے اسے یہ سبق ملا کہ گرچہ
کلاس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنا اچھا ہے لیکن یہ بھی بہت اہم
ہے کہ انسان بردباری اور رحمہ کی کا مظاہرہ کرے۔ مجھے یہ کہانی بہت
پسند آئی۔“

لوری نے نومبر ۲۰۰۷ میں اس پروجیکٹ پر کام شروع کیا اور
ایک مہینے بعد لوگوں کو بھیجنے کے لیے ایک فلائیر تیار کیا اور جنوری ۲۰۰۸
میں ای میل اپیلیشن شروع کیں۔

لوری کہتی ہیں کہ ”واقعی کوئی مشکل نہ تھی لیکن دسیوں ہزار کتابوں کو
پیک کرنا مشکل تھا۔“ لیکن وہ کبھی مایوس نہیں ہوئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ
”اس کام میں میرے گھر والوں نے بڑی مدد کی۔ میری والدہ نے
لوگوں کو ای میل بھیجنے میں مدد کی، کتابوں کی شپنگ کی تاریخ اور ان کی
پیکنگ میں مدد کی۔ میری دادی نے نمونے ڈکشنریاں بطور عطیہ دیں اور
میرے گھرانے کے دوسرے لوگوں نے اس لائبریری کے لیے بہت
ساری کتابیں دیں۔“

بہت سارے متنوع مضامین و موضوعات پر کتابیں اکٹھا کرنے
میں لوری کو اپنے دوستوں اور بچی خواہوں سے بڑی زبردست مدد ملی۔
ڈزنی بکس اور اکیڈمک پبلسر نے بھی اس میں حصہ لیا۔

لائبریری کے افتتاح کے لیے لوری ہندوستان آئیں۔ انھوں نے
بتایا کہ ”وہ میرا پہلا ہندوستانی دورہ تھا، لوگ کتنے اچھے ہیں۔ میں نے

مزید معلومات کے لئے:

گلوبل لٹریچر پروجیکٹ

<http://www.glpinc.org/>

لیڈی لن جو اپنے نفل ہوم فار چائلڈرن

http://rdc-india-uk.org/prq_ljh.htm

سب بچوں سے باتیں کیں لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ میں کیا کہہ رہی
ہوں۔ انھوں نے مجھے اپنے نام اور عمر میں بتائیں اور یہ کہ وہ کس
جماعت میں پڑھتے ہیں۔“ وہ کہتی ہیں کہ اپنے گروڈر جی کو دیکھنے کے
بعد میں زیادہ بہتر انسان بننا چاہتی ہوں۔

ان کے اس دورے کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ انھوں نے
لیڈی لن پلے نفل ہوم میں بچوں کو پڑھ کر سنایا اور ان کے ساتھ
کھیلیں۔ لوری ہندوستان کی گرمی کی عادی نہ تھیں لیکن کہتی ہیں کہ
”بچوں کے ساتھ میرا وقت بڑا اچھا گزارا، کچھ دیر اور ظہر ناچا ہوتی تھی۔
مجھے پھر آنے کی امید ہے۔“

لوری اور ان کی والدہ کو ۲۰۰۶ میں گلوبل لٹریچر پروجیکٹ کی
کارگزاروں کا اس وقت علم ہوا جب انھوں نے سنا کہ ٹیلی جماعت کی
کرشنا واچ، ان کے گھر والوں اور نیوجرسی کے ہنگری اسکول میں ان
کے اتالیقوں نے کس طرح اس ادارہ اور اس علاقے کے دوسرے
اسکولوں سے مل کر ہزاروں کتابیں اکٹھا کیں اور جو ہنگری جنوبی افریقہ
کے غریب بچوں کو بھیجیں۔ رام سامی کہتی ہیں کہ ”تعلیم سے ترقی کو فروغ
حاصل ہوتا ہے اور ترقی کے لیے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔“

۱۹۹۰ کی دہائی میں مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں
کے ایک گروپ نے گلوبل لٹریچر پروجیکٹ شروع کیا۔ وہ سب رٹ گرس
کے طلبہ تھے۔ جو کہ نیوجرسی کی اسٹیٹ یونیورسٹی ہے۔ اس نے دس
لاکھ سے زیادہ کتابیں بیرونی ملکوں کو بھیجی ہیں اور مشرقی افریقہ، گھانا،
ناجیریا، ٹوباگو اور جنوبی افریقہ میں لائبریریاں قائم کی ہیں۔

میلینا کی ماں کرشنا ویر لوری کہتی ہیں کہ بچوں اور نوجوانوں کے لیے
خدمت کے کام کرنا بہت ضروری ہیں۔ خصوصاً ایسے میں کہ جب ان کے
لیے انتخاب کی گنجائش بھی ہو۔ وہ کہتی ہیں کہ ”مفید پروجیکٹ تو لاکھوں
ہیں۔ اس کا دار و مدار اس پر ہے کہ کسی نوجوان کی فکر کا محرک کیا ہوتا ہے۔“
میلینا لوری کو خود کتابوں سے عشق ہے۔ ٹوکل اسے مونگ بڑ،
جین آئز، پرائیڈ اینڈ پریجوزس ان کی پسندیدہ کتابیں ہیں۔ وہ کہتی
ہیں کہ جو بچے اب تک تعلیم یافتہ نہیں ہیں، ان سے میں یہی کہوں گی
کی وہ تصویریں کی کتاب سے ابتدا کریں اور اس کے بعد الفاظ والی
کتابیں پڑھیں۔ پڑھنے کی صلاحیت واقعی ایک عطیہ ہے۔“



ویدی ایڈیٹنگ میں متیم صحافی اور ایڈیٹر ہیں۔

خواندگی